"ض" ۱۶۰۷، "ط" ۱۲۷۴، "ظ" ۸۴۲، "ع" ۹۲۲۰۰، "غ" ۲۲۰۸ ،
"ف" ۸۴۹۹، "ق" ۶۸۱۳، "ک" ۹۵۲۲، "ل" ۳۴۳۲، "م" ۲۶۵۳۵ ،
"ن" ۱۶۵۶۰، "و" ۲۰۵۳۶، "ہ" ۱۹۰۷۰، "لا" ۳۷۲۰، "ء" ۴۱۱۵ اور
"ی" ۲۵۹۱۹ ہیں۔

شعر و ادب

# مِلی تھی عمر نہ غفلت میں یُوں گنوانے کو

## عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

گری ہے برقِ الم، شکستہ دل جلانے کو
اُٹھا ہے ابرِ کرم بھی اسے بجھانے کو

شکستہ قلب، جگر شق، فگار ہے سینہ
کہاں چھپاؤں، ترے درد کے خزانے کو

وُہ رنگِ درد تو بھر دے مرے فسانے میں
بگوشِ دل سُنے دنیا مرے فسانے کو

تری رضا ہے اسی میں اگر تو بسم اللہ
میں آن پہنچا ہوں، مقتل میں سر کٹانے کو

کسی کی راہ میں بکھرے ہوئے ہیں لعل و گہر
ترس رہا ہے کوئی ایک ایک دانے کو

خزاں نے باغ میں کلیوں کے دل ہلا ڈالے
ملے جو اُن کے کبھی ہونٹ مسکرانے کو

نہ دشمنی کا سلیقہ، نہ دوستی کا شعور
میں سوچتا ہوں، یہ کیا ہو گیا زمانے کو

خدا کی شانِ کریمی بلائیں لیتی ہے
خطائیں جب کوئی آتا ہے بخشوانے کو

تری ہی غفلت و عشرت کا یہ نتیجہ ہے
ہے کفر آج صف آرا ترے مٹانے کو

شباب و نغمہ و مطرب، بہار و غنچہ و گل
ہیں چار دن کے لیے تیرا دل لبھانے کو

گھروں میں رقص، مزاروں پہ چال اے ناداں
ہیں سب یہ دامِ شیاطیں تجھے پھنسانے کو

رہے گا تو نہ نشاں تیرے قصرِ عالی کا
جلا کے دیکھ ذرا میرے آشیانے کو

قدم قدم پہ گناہوں نے راہ روکی ہے
کوئی جگہ نہیں محفوظ، مُنہ چھپانے کو

غرور کر نہ زر و مال پر ارے ناداں
عطا ہُوا ہے، تجھے سب یہ آزمانے کو

نہ فکرِ روزِ قیامت نہ خوفِ یومِ حساب
مِلی تھی عمر نہ غفلت میں یوں گنوانے کو

ترا ٹھکانا پسِ مرگ قبر ہے عاجز
اگر ہے عقل تو کر ٹھیک اس ٹھکانے کو